السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جہری نماز اور تراویح میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے فوراً بعد ہمارا امام قرات شروع کر دیتا ہے اور میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ وہ اتنا سکتہ نہیں کرتا کہ سورہ فاتحہ کو پڑھا جا سکے اور حدیث میں ہے کہ (لا صلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب) جب کہ ایک دوسری حدیث ''قراۃ الامام قراۃ لمن خلفہ'' تو ان دونوں احادیث میں تطبیق کس طرح ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ کی قرات کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن نبی ﷺ کے ارشاد گرامی:

«لا صلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب» (متفق علیہ)

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔''

کے عموم کے پیش نظر راجح ترین بات یہ ہے کہ مقتدی کے لئے بھی سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، اسی طرح آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ شاید تم اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا ''جی ہاں'' تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

«لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرا بہا» (مسند احمد، سنن ابی داود، و صحیح ابن حبان باسناد حسن)

''سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' (ابو داود و دیگر محدثین باسناد حسن)

اگر امام جہری نماز میں سکتہ نہ بھی کرے تو پھر بھی مقتدی کو ہر حال میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیئے خواہ اس وقت ہی کیوں نہ پڑھے، جب امام قرات کر رہا ہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش ہو جائے تاکہ دونوں احادیث پر عمل ہو جائے۔ اگر مقتدی بھول جائے یا وہ جاہل ہو اور اسے سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے وجوب کا علم نہ ہو تو اس سے فاتحہ کا پڑھنا ساقط ہو جائے گا۔ جس طرح اس شخص سے ساقط ہو جاتا ہے جو امام کے ساتھ آکر رکوع کی حالت میں ملے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق اس کی یہ رکعت ہو جائے گی، اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''وہ جب مسجد میں آئے تو نبی کریم ﷺ رکوع فرما رہے تھے تو انہوں نے بھی صف میں داخل ہونے سے پہلے ہی رکوع شروع کر دیا اور پھر اسی طرح بحالت رکوع صف میں داخل ہوگئے تو آنحضرت ﷺ نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا ''اللہ تعالیٰ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے، آئندہ اس طرح نہ کرنا۔'' لیکن آپؐ نے انہیں اس رکعت کے دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ (صحیح بخاری/ فتاوی اسلامیہ میں سماحۃ الشیخ ابن باز حفظہ اللہ تعالیٰ کے اس فتوی کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ جس کا امام ہو تو اس کی قرات ہوگی، ضعیف اور ناقابل استدلال ہے، اگر یہ صحیح بھی ہو تو یہ عام ہے اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا اس مسئلہ میں وارد صحیح احادیث کے پیش نظر خاص ہوگا/ واللہ ولی التوفیق، ملاحظہ فرمائیے فتاوی اسلامیہ، ج ۱ ص ۲۶۰، جمع و ترتیب محمد بن عبد العزیز المسند، دار الوطنی الریاض ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء/ مترجم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص232

محدث فتویٰ